بسم الله الرحمن الرحيم

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِين، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين،

أَمَّا بَعْدُ:

34: ضمیمہ

شیخ ربیع بن ہادی المدخلی (حفظہ اللہ) کا موقف ہجر کے تعلق سے

آج کی نشست میں جیسا کہ ساتھیوں سے وعدہ تھا فضیلۃ الشیخ العلامہ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ کا موقف ہجر کے تعلق سے (اہل بدعت کے ساتھ لاتعلقی اور بائیکاٹ کے تعلق سے ان کا موقف) آج ہم بیان کرتے ہیں اور ان شاءاللہ آج کی نشست میں ہمیں یہ بات معلوم ہوگی کہ بہت سارے مخالفین فضیلۃ الشیخ حفظہ اللہ کے جو صرف مخالفت ہی جانتے ہیں نہ تو علم کے قریب کبھی گئے ہیں اور نہ ہی علم کو جانتے ہیں، صرف تہمتیں لگانا جانتے ہیں اور دوسروں کو مدخلی یا مداخلہ کہہ کر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے اس باطل مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں کہ وہ فضیلۃ الشیخ حفظہ اللہ سے اور ان کے علم سے طلاب علم کو اور عوام کو محروم کردیں گے۔ تو ان شاءاللہ ان کے یہ جو طریقے ہیں یہ جو بہتان ہے آج ان شاءاللہ واضح ہو جائے گا کہ یہ بات کہاں تک ان کی درست ہے۔

اُن کو یہ بھی غلط فہمی ہے یہ بھی دعویٰ وہ کرتے ہیں کہ فضیلۃ الشیخ ربیع حفظہ اللہ امت میں فتنہ لے کر آئے ہیں (ہجر اور بائیکاٹ کا فتنہ وہ لے کر آئے ہیں)، طلاب علم کو آپس میں انہوں نے لڑایا ہے، سلفیوں میں اور اہل حدیثوں میں دراڑیں انہوں نے پیدا کی ہیں اِن سے پہلے سب ٹھیک تھے ایک ساتھ تھے ایک دوسرے سے تعاون کرنے والے تھے جب سے شیخ صاحب آئے ہیں اور ان کی دعوت عام ہوئی ہے تو طلاب علم میں نفرتیں پیدا ہوئی ہیں جھگڑے پیدا ہوئے ہیں اور ان کی آپس میں ہجر اور لاتعلقی جو ہے وہ عام ہوئی ہے۔

اور یہ بات بھی ان شاءاللہ ہم جانیں گے کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ فضیلۃ الشیخ ربیع حفظہ اللہ اہل حدیثوں کو خاص طور پر انڈیا اور پاکستان کے اہل حدیثوں کے خلاف باتیں کرتے ہیں ان کو بُرا بھلا کہتے ہیں ان کو علماء تسلیم نہیں کرتے، آج کی

نشست میں ان شاءاللہ یہ بات بھی واضح ہو گی کہ یہ بات کہاں تک صحیح ہے اور شیخ صاحب کا موقف کیا ہے ہجر کے تعلق سے اور علمائے اہل حدیث کے تعلق سے اور اہل بدعت سے تعلق سے۔

اور آج کے درس میں ہم یہ بھی جانیں گے کہ بنیاد کیا ہے اہل بدعت کے ساتھ تعلق کی یا ان کو دعوت دینے کی اصل بنیاد کیا ہے، اور داغناسب سے آخری علاج ہے سب سے پہلا نہیں ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ شیخ صاحب حفظہ اللہ سے کیا سوال کیا گیا اور وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

فضیلۃ الشیخ العلامہ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ سے یہ سوال کیا گیا کہ ''أتباع المبتدع هل يلحقون به في الهجر؟''(مختصر ساسوال ہے، کیا بدعتی کی اتباع کرنے والوں سے بھی اُس کے ساتھ اُن کو بھی ہجر کیا جاتا ہے اُن سے بھی لا تعلق قائم کی جاتی ہے اور بائیکاٹ کیا جاتا ہے؟)۔

یہاں پر دو چیزیں ہیں ایک مبتدع ہے اور ایک اس کی اتباع کرنے والے ہیں(کبھی مکس نہ کرنا)اس لیے میں نے کہا ذرا میرے ساتھ چلتے رہیں اور باتوں کو سمجھیں۔

''أتباع المبتدع هل يلحقون به في الهجر؟'' (ایک مبتدع ہے اور پھر اس کی اتباع کرنے والے ہیں، اس مبتدع سے تو ہجر کرنا ہے جو بدعت کی طرف داعی ہے اس میں تو کوئی دوسری بات ہے ہی نہیں اتفاق ہے علماء کا بھی، اجماع ہے علماء کا کہ اہل بدعت جو داعی ہے بدعت کی طرف اس سے ہجر کیا جاتا ہے۔ تو یہ مبتدع جو ہے جس کی بدعت ثابت ہو گئی ہے جو ہٹ دھرم بھی ہے وہ بدعتی ہے نا دعوت دینے والا اب اس کے متبعین ہیں کیا ان سے بھی ہجر کیا جائے؟۔("ہجر " بائیکاٹ کرنا، لا تعلقی قائم کرنا، بے رخی کرنا، ان کو چھوڑ دینا ترک کر دینا)۔

الجواب: شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں''المخدوع منهم يُعلّم يا إخوة''(میرے بھائیوان میں سے جو دھوکے میں ہیں جن کو دھوکا دیا گیا ہے ان کو تعلیم دی جاتی ہے سمجھایا جاتا ہے)''لا تستعجلوا''(جلد بازی مت کرو)''علموهم وبيّنوا لهم''(ان کو تعلیم دو ان کو سمجھاؤ اور مسائل کھول کھول کر بیان کرو(یعنی جو ان کی غلط فہمیاں ہیں وہ دور کرو))۔

ایک چیز یہاں پر سن لیں''المخدوع منهم''ان میں سے جو دھوکے میں ہیں جن کو دھوکا دیا جا رہا ہے یہ کون ہیں؟ عوام الناس ہیں اور اکثر لوگ دھوکے میں ہیں اکثر لوگ جاہل ہیں جیسے آگے بھی ان شاءاللہ بیان ہو گا۔''يُعلّم يا إخوة''میرے بھائیو ان کو تعلیم دو۔ تعلیم کون دے گا جاہل دے گا؟! اس لیے یاد رکھیں یہ نصیحت طلاب علم کے لیے ہے عوام کے لیے

نہیں ہے عامی جاہل کے لیے نہیں ہے، جو تعلیم دے سکتا ہے اس کے لیے نصیحت ہے اس لیے یہ بات بھی واضح ہو جائے۔اور تعلیم کون دے سکتا ہے دوسرے کو؟جو خود عالم ہو یا طالب علم ہو۔

”علموهم وبيّنوا لهم، فإن كثيراً منهم يريد الخير“ (ان میں سے بہت زیادہ لوگ خیر چاہتے ہیں(اللہ اکبر))”حتى من هؤلاء الصوفية“ (ان صوفیوں میں سے بھی جو عوام ہیں جن کو دھوکا دیا جارہا ہے جو جاہل ہیں یہ بھی ان کی اکثریت بھی خیر چاہتی ہے(سبحان اللہ))۔ان سے کیا کریں عوام سے صوفی عوام سے کیا کرنا ہے بائیکاٹ کرنا ہے؟اصل میں یہ دھوکے میں ہیں”علموهم وبيّنوا لهم“۔

پھر شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں”والله“ (اللہ کی قسم)”لو هناك نشاط سلفي“ (اگر وہاں پر سلفی سرگرمی ہوتی (activityہوتی))”لرأيتهم يدخلون في السلفية زرافات ووحداناً“ (تو ان کو ضرور دیکھتے سلفیت میں داخل ہوتے ہوئے جماعتوں کی شکل میں اور انفرادی صورت میں)۔

کون داخل ہوں گے؟یہ عوام الناس،بدعتی عوام الناس جن کو دھوکا دیا جارہا ہے۔کب آئیں گے سلفیت کی طرف سنت کی طرف؟جب علماء اور طلاب علم (علم والے) جب ان کو نصیحت کریں گے ان کو سمجھائیں گے اور ان کو تعلیم دیں گے وہ علم جو انہوں نے خود حاصل کیا ہے۔

پھر شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں”فلا يكن القاعدة عندكم فقط هجر و هجر و هجر“ ((اللہ اکبر)تمہارے ہاں بنیاد صرف یہ نہیں ہونی چاہیے ہجر و ہجر و ہجر (صرف بائیکاٹ بائیکاٹ بائیکاٹ یہ قاعدہ نہیں ہے یاد رکھیں))”الأساس“ یہ قاعدہ ہے سن لیں سب،”الأساس هداية الناس“ (لوگوں کی ہدایت یہ بنیاد ہے یہ اساس ہے)”وادخال الناس في الخير“ (اور لوگوں کو خیر میں داخل کرنا(لوگوں کو خیر میں داخل کرنا ہی بنیاد ہے،ہر دعوت کی بنیاد))۔

سلفیت کی دعوت کی بنیاد کیا ہے؟ہجر نہیں ہے یاد رکھیں اور شیخ صاحب حفظہ اللہ پر تہمتیں لگائی گئی ہیں جھوٹ باندھا گیا ہے کہ وہ صرف بائیکاٹ کا سبق دیتے ہیں،سن لیں کہ بائیکاٹ کس سے کرنا ہے کس سے نہیں کرنا،”الأساس هداية الناس، وادخال الناس في الخير“،اور دیکھیں اس مختصر سے جواب میں شیخ صاحب حفظہ اللہ نے اس بات کو کتنی مرتبہ دہرایا ہے گنیں میرے ساتھ:

1-”الأساس هداية الناس، وادخال الناس في الخير“۔

پھر شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں ”الهجر هذا قد يُفهم غلطاً“ (لا تعلقی، بائیکاٹ کو غلط سمجھا جاسکتا ہے) ”إذا هجرت الناس كلهم“ (اگر سارے لوگوں سے بائیکاٹ کرلیں گے ہجر کرلیں گے) ”من يدخل في السنة“ (سنت میں کون داخل ہوگا)۔ سب کا تو ہم نے بائیکاٹ کرلیا چھوڑ دیا سب کو تو سنت میں داخل کون ہوگا؟!“ إذا وضعنا السدود والحواجز بيننا وبينهم بالهجر وبين السنة متى يدخلون في السنة؟“ (اگر ہم اپنے اور ان کے اور سنت کے بیچ میں دیواریں اور رکاوٹیں قائم کرلیں گے تو سنت میں وہ کب داخل ہوں گے؟)۔

اور یہ رکاوٹیں کس چیز سے ہیں؟ ہجر سے بائیکاٹ سے۔ یعنی اگر ہم بائیکاٹ کو دیوار بنادیں گے اپنے، اِن کے اور سنت کے بیچ میں کھڑی ہم نے ایک دیوار قائم کردی کس چیز کی؟ ہجر کی بائیکاٹ کی کردی ہے۔ تو سنت میں داخل کب ہوں گے وہ کیسے ہوں گے؟!

”الهجر هذا يا إخوتاه“ (میرے بھائیو ہجر اور بائیکاٹ) ”في وقت الإمام أحمد“ (امام احمد (یعنی امام اہل السنۃ الامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں بائیکاٹ اور ہجر کا کیا معنی تھا سنیں ذرا)) ”الدنيا مليئة بالسلفيين“ (دنیا، وہ زمانہ سلفیوں سے بھرا پڑا تھا (بھرا ہوا تھا!))۔ اہل سنت کا غلبہ تھا کہ نہیں؟ اہل سنت کثرت سے تھے کہ نہیں؟ سلفی کثرت سے تھے کہ نہیں؟ ”وإذا قال الإمام أحمد“ (اگر اس زمانے میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یہ کہہ دیتے) ”فلان مبتدع، سقط“ (بس ایک دفعہ کہہ دیتے فلاں بدعتی ہے وہ ساقط ہوجاتا (یعنی اس کے بعد اس کی طرف کوئی دیکھتا نہیں تھا کتنا بڑا عالم ہی کیوں نہ ہو (اللہ اکبر)) ”أما الآن“ (لیکن آج کے زمانے میں) ”فعندك السلفية“ (تمہارے ہاں سلفیت) ”كالشعرة البيضاء في الثور الأسود“ (سفید بال کی مانند ہے کالے بیل میں)۔ کالا بیل دیکھا ہے اگر اس میں ایک سفید بال ہو یا دو سفید بال ہوں یا دس سفید بال ہوں یا سو سفید بال ہوں نظر آتے ہیں؟ (سبحان اللہ)۔ اچھا ہزار تو نظر آئیں گے نا؟ ”كالشعرة البيضاء“ تب ہم کیا کہیں جب ایک سفید بال ہو کالے بیل میں؟۔ (إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)، وہ زمانہ تھا اور آج کا بھی زمانہ ہے!

اچھا تو پھر ہجر کس سے کریں ہم کسی سے نہ کریں؟ ”فلا يُهجر“ (نہیں ہجر کیا جاتا) ”إلا“ (سوائے اس کے) ”المبتدع، المستكبر، المعاند“ (تین چیزیں نوٹ کرلیں (۱) مبتدع ہو۔ (۲) مستکبر ہو۔ (۳) معاند ہو)۔

مبتدع (بدعتی ہے)، مستکبر (تکبر کرنے والا)، معاند (ہٹ دھرمی کرنے والا)، جس کو حق کھول کھول کر بیان کیا جاتا ہے وہ حق کو قبول نہیں کرتا اس حق کا رَد کرتے ہوئے دس شبہات اور پیدا کر دیتا ہے معاند ہے مستکبر ہے۔

"أما المخدوعون" (لیکن جو دھوکے میں ہیں (یعنی عوام الناس عام بدعتی لوگ)) "فتأنَّ بهم" (ان سے نرمی آہستگی سے کام لو) "ويُدعون إلى الله" (اور ان کو دعوت دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف) "بالحكمة والموعظة الحسنة" (حکمت کے ساتھ اور موعظہ حسنہ کے ساتھ) "فقد يستجيب منهم الكثير" (اور بہت سارے لوگ ان میں سے اس دعوت حق کو قبول کر لیں گے (ان شاءاللہ))۔

"الأساس" پھر اساس کیا اساس ہے بنیاد کیا ہے؟

2-"الأساس هداية الناس وإنقاذهم من الباطل والضلال"، دوسری مرتبہ شیخ صاحب حفظہ اللہ فرما رہے ہیں۔ الأساس کیا ہے؟ ہجر نہیں ہے۔ "الأساس هداية الناس" (لوگوں کو ہدایت دینا، ہدایت کی طرف بلانا)۔

یہ کون سی ہدایت ہے؟ "الدلالۃ والارشاد" آپ دلالت کرتے ہیں لوگوں کو بلاتے ہیں حق کی طرف، یہ وہ ہدایت ہے جو علماء اور طلاب علم اور داعیان حق دعوت دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف، توحید کی طرف سنت کی طرف اور منہج سلف کی طرف۔ یہ وہ ہدایت نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے "ہدایت القلوب" یہ وہ ہدایت نہیں ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے (سبحان اللہ)۔

"الأساس" (بنیاد یہ ہے) "هداية الناس" (لوگوں کو ہدایت کی طرف بلانا) "وإنقاذهم" (اور ان کو بچانا) "من الباطل والضلال" (باطل اور ضلال سے (یہ اساس ہے یہ بنیاد ہے)) "فادعوهم وقرِّبوهم" (ان کو دعوت دو ان کو اپنے قریب کرو) "وقدِّموا للناس الكتب والرسائل" (اور ان کو پیش کرو کتابیں اور رسالے) "العلمية النافعة" (ایسے رسالے نفع بخش علمی رسالے ان کو پیش کرو) "والأشرطة العلمية" (اور علمی کیسٹیں) "واستخدموا كل وسائل الدعوة المشروعة" (اور ہر مشروع دعوت کے جو طریقے ہیں انہیں استعمال کرو ان پر عمل کرو) "ومنها" (ان میں سے کیا مشروع طریقے ہیں؟) "ومنها الخطب والمحاضرات" (جن میں خطبے ہیں اور لیکچرز ہیں علماء کے)۔

اگر آپ خود عالم ہیں یا طالب علم ہیں یا خطیب ہیں یا خود لیکچر دیتے ہیں تو پھر وہ دیں، اگر نہیں ہیں آپ طالب علم ہیں تو پھر علماء کے جو خطبے ہیں جو لیکچرز ہیں وہ تو پیش کر سکتے ہیں نا۔ آج یہ نہ کہیں کوئی عذر واللہ ہمارے پاس نہیں ہے کہ عربی

تو سمجھتے نہیں ہیں ہم نے دعوت دینی ہے اردو میں تو کون سمجھے گا؟! واللہ علماء کے اقوال موجود ہیں، تراجم موجود ہیں، انگلش میں ہیں اردو میں ہیں اور ان کے تراجم فرنچ میں بھی ہیں کس زبان میں آپ کو چاہئیں، فتاویٰ لجنۃ دائمۃ دیکھیں آپ کتنی زبانوں میں ہے (سبحان اللہ)۔ کیا عذر ہمارے پاس باقی رہتا ہے؟!

شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں" ومنها الخطب والمحاضرات، فسيحصل بذلك الخير الكثير إن شاء الله"(اور اس سے خیر کثیر حاصل ہو گا ان شاءاللہ)" ويكثر إن شاء الله سواد السلفيين"(اور سلفیوں کا سواد بھی اور ان کی تعداد میں بھی کثرت ہو گی)" وما تخسرون كثيراً من الناس" (اور بہت سارے لوگوں کو گنوایا نہیں جائے گا(یعنی کچھ کھو گے نہیں تم لوگ، لوگ تم سے دور نہیں ہوں گے))۔

اگر یہ طریقہ دعوت کا رہے گا جس کی بنیاد لوگوں کی ہدایت ہے اور لوگوں کو نکالنا ہے گمراہیوں سے اور باطل سے نکالنا ہے تو پھر ان شاءاللہ (اور حکمت کے ساتھ موعظہ حسنہ کے ساتھ نرمی کے ساتھ) اگر لوگوں کو آپ دعوت دیتے ہیں سلفیت کی تو عوام الناس کیوں نہیں قبول کریں گے؟!

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں" كل الناس ضالون عندك" (تمہارے نزدیک سارے کے سارے گمراہ ہیں(سارے کے سارے لوگ گمراہ ہیں))" ولا تنصح ولا شيء ولا بيان" (نہ تو نصیحت کرتے ہو نہ کچھ بیان کرتے ہو کچھ کرتے ہو نہیں)" غلط!" (یہ غلط ہے!)" هذا معناه" (اس کا معنی یہ ہے)" سد أبواب الخير في وجوه الناس" (کہ خیر کے دروازے لوگوں کے منہ پر بند کرنا ہے)" فلا يكون عندكم فقط هجر هجر" (تمہارے ہاں صرف ہجر ہجر، بائیکاٹ بائیکاٹ نہیں ہونا چاہیے)۔

3- تیسری مرتبہ" القاعدة الأساسية هداية الناس وإدخالهم في السنة"(اللہ اکبر)۔ بنیاد پھر کیا ہے قاعدہ کیا ہے؟ القاعدۃ الأساسیۃ کیا ہے؟" هداية الناس" (لوگوں کو ہدایت کی طرف بلانا(ہدایت کا راستہ آسان کرنا، حق کا راستہ آسان کرنا، صراط مستقیم آسان کرنا، منہج سلف آسان کرنا یہ ہدایت کا راستہ ہے))" وإدخالهم في السنة" (اور سنت میں داخل کرنا)، اور" وإنقاذهم من الضلال" (اور گمراہیوں سے ان کو بچانا)" هذه القاعدة عندكم" (یہ قاعدہ ہے تم لوگوں کے پاس یہ ہونا چاہیے)" واصبروا" (اور صبر کرتے رہو)" واحلموا" (اور بردباری، حلم سے کام لیتے رہو)" وكذا وكذا" (اور اسی طریقے سے)" ثم من عاند بعد" (اور پھر جو ہٹ دھرمی سے مظاہرہ کرتا ہے)" البيان الواضح" (جو واضح بیان اور تعلیم

دینے کے بعد جو ہٹ دھرمی سے مظاہرہ کرتا ہے)''فآخر الدواء الكي'' (توسب سے آخری علاج داغنا ہے(داغنا کیا ہے؟ہجر ہے(سبحان اللہ))''أما الكي من أول مرة'' (داغنا شروع سے)۔

علاج شروع کرنا ہے داغنے سے شروع کرنا ہے؟!ایک ڈاکٹر ہے مریض جاتا ہے وہ داغنا شروع کر دے، سر میں درد ہے داغ دیتا ہے، کمر میں درد ہے داغ دیتا ہے، آنکھ میں درد ہے داغ دیتا ہے کوئی مریض جائے گا اس کے پاس؟!یہ ڈاکٹر ہے یہ علاج کرنے والا ہے!(سبحان اللہ)۔

شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں''أما الكي من أول مرة'' (داغنا شروع ہے)۔داغنا جانتے ہیں؟لوہے کی سلاخ کو گرم کر کے آگ کے اوپر پھر جسم کے اس حصے پر لگانا جہاں پر درد ہو یا کوئی تکلیف ہو اسے داغنا کہتے ہیں۔''أما الكي من أول مرة'' (شروع سے ہی داغنے سے علاج کرنا)''هذا غلط'' (یہ غلط ہے)''بارك الله فيكم''۔

4-''فليكن أيها الإخوة القاعدة عندكم'' چوتھی مرتبہ(اے میرے بھائیو!تمہارے پاس قاعدہ یہ ہونا چاہیے)''انتشال الناس'' (لوگوں کو نکالنا ہے(کس چیز سے نکالنا ہے؟(اللہ اکبر) گمراہی سے اور باطل کی دلدل سے نکالنا ہے،ان ظلمات سے نکالنا ہے))''والله'' (اللہ کی قسم!(شیخ صاحب فرماتے ہیں))''كثير من الناس يريدون الخير'' (بہت سارے لوگ خیر چاہتے ہیں)''يريدون الجنة يا إخوان'' (بھائیو!بہت سارے لوگ جنت چاہتے(جنت کون نہیں چاہتا؟!))''يريدون الخير'' (خیر چاہتے ہیں)''فلتكن أساليبكم حكيمة'' (تمہارے طریقے حکمت والے ہونے چاہئیں)''والله الأساليب الحكيمة الرحيمة'' (اللہ کی قسم!حکمت والے اور رحمت والے جو طریقے ہیں)''التي يشعر أنك لست متعالياً عليه'' (جس سے سننے والے کو جس کو تم دعوت دے رہے ہو اسے یہ محسوس ہو کہ تم اس سے بڑھ کر نہیں ہو(اس کے آگے نہیں ہو اس کے اوپر نہیں ہو))''وأنك ما تريد إهانته'' (تم اس کی اہانت،ذلت نہیں چاہتے ہو)۔

ہماری دعوت میں ایسی دعوت ہو حکمت کے ساتھ نرمی کے ساتھ رحمت والی دعوت ہو جس سے جس کو ہم دعوت دے رہے ہیں اسے یقین ہو جائے کہ یہ میرا خیر خواہ ہے اگر یہ باطل کارد بھی کرتا ہے کچھ سختی سے بھی کام لیتا ہے الفاظ بھی بعض اوقات اگر سخت ہوتے ہیں تو یہ حق چاہتا ہے لیکن سخت الفاظوں سے عوام الناس سمجھتے ہیں میرے بھائیو؟!اس لیے ایسے الفاظ ہونے چاہئیں کہ سننے والے کو یہ نہ لگے کہ آپ اس کو ذلیل کر رہے ہیں۔''لكن تواضع له'' (لیکن عاجزی اور خاکساری سے پیش آؤ اس کے لیے)''ألن جانبك ، ترفّق به'' (نرمی سے کام لو)''وبلّغ بالحكمة'' (اور حکمت

کے ساتھ دعوت دو)"كثير وكثير من الناس" (بہت سارے لوگ)"قبوريون" (قبرپرست تھے)"هداهم الله" (اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت دی ہے)"على أيدي قلة من أهل الحديث" (بہت سارے قبرپرست لوگ تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی بہت ہی کم اہل حدیثوں کے ہاتھوں)"لما جاؤوا بالعلم والحكمة والموعظة الحسنة"((جب وہ دعوت کیسے لے کر آئے؟) علم کی بنیاد پر حکمت اور موعظہ حسنہ کی بنیاد پر ان کی دعوت تھی)۔"وأضرب لكم مثالاً واحداً من هؤلاء الدعاة" اور میں تمہیں ایک مثال دیتا ہوں ان دعاۃ میں سے:

"كان الشيخ ثناء الله الأمرستري في الهند من جهابذة العلماء وحكمائهم يدعو إلى الله بالحكمة والموعظة الحسنة"، فضیلۃ الشیخ "من جهابذة العلماء" کبار علماء میں سے، انڈیا کے کبار علماء میں سے العالم الامام ثناء اللہ امرتسری ابوالوفاء انڈیا کے معروف اہل حدیث عالم ہیں سلفی عالم ہیں اپنے زمانے کے شیخ صاحب حفظہ اللہ ان کی مثال بیان فرما رہے ہیں ذرا الفاظ دیکھیں،"من جهابذة العلماء وحكمائهم" (کبار علماء میں سے اور ان کے حکماء میں سے تھے)"يدعو إلى الله" (دعوت دیتے تھے اللہ تعالیٰ کی طرف)"بالحكمة والموعظة الحسنة"(حکمت کے ساتھ موعظہ حسنہ کے ساتھ)"ويناظر"(اور مناظرہ بھی کرتے تھے)"بالحكمة والحجة والبرهان" (حکمت کے ساتھ حجت اور برہان کے ساتھ، دلیل کے ساتھ واضح دلیل کے ساتھ)"مع الأخلاق العالية" (اور بلند اخلاق کے ساتھ)۔(اللہ اکبر) علم بھی ہے حکمت بھی ہے، دلیل بھی ہے برہان بھی ہے اخلاق عالیہ بھی ہیں، یہ ہوتے ہیں علماء۔"فأقبل بَشَرٌ كثير" (بہت سارے لوگوں نے دعوت کو قبول کیا)"على دعوته واستجابوا لها، فغاظ ذلك علماء السوء والضلال"، جب لوگوں نے ان کی دعوت قبول کرنا شروع کی اور کثرت سے لوگوں نے ان کی دعوت کو قبول کرنا شروع کیا تو ان کے جو دشمن تھے جو علماء سوء والضلال گمراہی کے علماء تھے بُرے علماء، بدعتی علماء، بدعت کی طرف بلانے والے لوگ جب انہوں نے دیکھا کہ کثرت سے لوگ ان کی طرف مائل ہو رہے ہیں ان کی دعوت کی طرف مائل ہو رہے ہیں اور قبول کر رہے ہیں انہوں نے کیا کیا سنیں ذرا:

"فغاظ ذلك"(غاظ یعنی بُرا لگا شدید دکھ ہوا ان کو تکلیف ہوئی، دل میں غیظ و نفرت پیدا ہوئی"ذلك" یہ معاملہ)"علماء السوء" (باطل علماء)"والضلال" (اور گمراہی کے علماء)"المعاندين" (ہٹ دھرم)"فسلَّطوا عليه رجلاً جاهلاً" (تو انہوں نے کسی جاہل شخص کو ان پر مسلط کیا(یعنی کسی کو پیسہ دیا۔ ہوتا ہے نا کیا کہتے ہیں ان کو؟ غنڈے کسی غنڈے کو کرائے پر لیا پیسہ دے دیا کہ شیخ صاحب کو قتل کرنا ہے))۔ سنیں!"فسلَّطوا عليه رجلاً جاهلاً فاجراً"(جاہل، فاجر شخص

تھا)"لیقتله" (تاکہ شیخ صاحب کو قتل کرے)"فجاء هذا الرجل" (یہ شخص آیا)"إلى الشيخ ثناء الله" (فضیلۃالشیخ ثناءاللہ رحمہ اللہ کے پاس آیا)"وهو يحاضر" (اور وہ لیکچر دے رہے تھے)"فهجم عليه بمعول" (اور کلہاڑی سے وار کیا) "وضربه ضربة قاتلة" (اور جان لیوا حملہ کیا)"فخرّ مغشياً عليه" (فضیلۃالشیخ رحمہ اللہ بے ہوش کر گر پڑے)"فجاء رجال الحكومة" (پولیس آگئی اور اس شخص کو لے گئے یعنی)"انظر ثلاثة، أربعة من كبار تلاميذ الشيخ نذير حسين قلبوا الهند رأساً على عقب بحكمتهم وعلمهم!" (شیخ صاحب فرماتے ہیں دیکھو! یعنی اے طلاب علم آنکھیں کھولو اور دیکھو تین یا چار)۔انڈیا میں کتنی آبادی ہے؟اس زمانے میں کتنی آبادی تھی؟اور صرف مسلمانوں کی کتنی آبادی تھی؟(سبحان اللہ)۔شیخ صاحب فرماتے ہیں سنیں تین یا چار۔"من كبار تلاميذ الشيخ نذير حسين"(الشیخ نذیر حسین دہلوی رحمۃاللہ علیہ ان کی وفات سن 1320ہجری میں ہوئی)۔

فضیلۃالشیخ نذیر حسین رحمۃاللہ علیہ محدث ہیں اور معروف عالم ہیں انڈیا کے اور یعنی بعض سعودی عرب کے علماء بھی سند کے لیے جاتے تھے کبار علماء بھی وہاں پر گئے ہیں،میرے پاس وقت نہیں ہے کہ میں ان کی سیرت پر کچھ بات کروں کبھی ان علماء کا حق جتنا ہم سے ہو سکا تھوڑا سا ان شاءاللہ حق ادا ضرور کریں گے ہمارے اوپر حق ہے کہ انڈیا کے جو کبار اہل حدیث علماء ہیں جو گذر چکے ہیں ان کی سیرت کچھ بیان کریں پھر دیکھیں گے کہ آج کے اہل حدیث کہاں ہیں اور آج کیا غلطیاں ہو رہی ہیں اور کس طریقے سے آج بعض اہل حدیث اس منہج سے دور ہیں اس پر ان شاءاللہ بات کریں گے کبھی۔

واپس آتے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں دیکھو تین یا چار"من كبار تلاميذ الشيخ نذير حسين" (یعنی الدہلوی رحمہ اللہ ان کے تین یا چار بڑے جو شاگرد تھے ان میں سے انہوں نے)"قلبوا الهند رأساً على عقب" (انڈیا کو الٹا سیدھا کر دیا)۔ تین یا چار لوگوں نے یعنی دعوۃالسلفیۃ ایسے پھیلائی تین یا چار لوگوں نے کہ انڈیا الٹا سیدھا ہو گیا پورا کا پورا! (سبحان اللہ ۔کیسے؟"بحكمتهم وعلمهم" (میرے بھائیو! علم اور حکمت کے ساتھ)"وأخذوا هذا المجرم" (پولیس والے اس مجرم کو لے گئے جس نے شیخ صاحب پر حملہ کیا)"وأودعوه في السجن" (اور اسے جیل میں قید کر دیا)"فأول ما أفاق هذا من غشيته" (یعنی جب شیخ صاحب رحمہ اللہ ہوش میں آئے)"قال ،أين هذا الذي ضربني" (کہاں ہے وہ شخص جس نے مجھ پر حملہ کیا مجھے مارا؟)"قالوا،في السجن" (تو لوگوں نے کہا وہ جیل میں چلا گیا(کون؟وہ جاہل،فاجر اور قاتل جو قتل

کرنے کے لیے آیا تھا))'' قال، ما يسجن أبداً'' (شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کو کیوں قید کیا جیل نہیں ہونی چاہیے اسے ہر گز نہیں ہونی چاہیے)''فأصرت الحكومة على سجنه'' (کیس دائر ہو گیا اور قتل کا معاملہ تھا تو اس کو سزا ہو گئی اور جیل ہو گئی)''فكان هذا الحليم'' (تو فضیلۃ الشیخ رحمہ اللہ اتنے بردبار تھے)''ينفق على أولاد المجرم مدة بقائه في السجن'' (جب تک وہ مجرم جیل میں رہا اس کے گھر کا خرچ شیخ صاحب خود کرتے رہے (عجب سی بات ہے (سبحان اللہ) ایسے عظیم لوگ بھی اس دنیا میں گزرے ہیں!))''ثم لما أفرج عنه'' (جب اس شخص کو رہائی ملی رہا کر دیا گیا)''فأول عمل قام به زيارة الشيخ'' (تو وہ شخص یعنی جو جیل میں قید تھا مجرم سب سے پہلا کام جو انہوں نے کیا رہائی کے بعد شیخ صاحب کی زیارت کی)۔ سبحان اللہ، جیل سے پہلے جانی دشمن تھا جیل کے بعد اپنے گھر نہیں گیا سب سے پہلے شیخ صاحب کے پاس گیا۔''وإعلان الدخول في السلفية ونبذ البدع'' (اور اس نے فوراً اعلان کیا سلفیت کا اور بدعت کو چھوڑ دیا)۔ ایک مجرم اور قاتل سلفی بن جاتا ہے کیسے؟ علم سے حکمت سے۔

یہاں پر ایک اہم چیز میں بتاؤں کہ فضیلۃ الشیخ ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک بڑا پیارا قصہ ہے اور زیادہ وقت نہیں ہے کہ میں پورا قصہ بیان کروں لیکن شیخ صاحب رحمہ اللہ نے جو تعلیم حاصل کی تھی تھے اہل حدیث لیکن دیوبندی مدرسے میں تعلیم حاصل کی اور کچھ اثر دیوبندیت کا ان پر ہوا یہاں تک کہ اسماء وصفات میں ان کچھ غلطیاں ہوئی تھیں۔ انہوں نے قرآن مجید کی تفسیر لکھی "تفسیر القرآن بکلام الرحمن" اور اس تفسیر میں انہوں نے اسماء وصفات کے باب میں تاویل سے کام لیا جیسا کہ اُشاعرہ کا مذہب ہے۔ اُن کے رد میں (دیکھیں (سبحان اللہ) علماء کس طریقے سے ہمیشہ باطل کا رد کرتے ہیں جو غلط ہے وہ غلط ہے اگرچہ کہنے والا ہمارا اپنا کیوں نہ ہو) غزنوی خاندان کے بعض علماء اٹھے اور جو ان کی غلطیاں تھیں ان کو نوٹ کیا اور چالیس غلطیاں شیخ صاحب کی بیان کیں اسماء صفات کے باب میں کہ شیخ صاحب نے یہ چالیس غلطیاں کر دی ہیں (ایک نہیں چالیس غلطیاں!)۔ اور کتاب بھی لکھی اردو میں، فضیلۃ الشیخ ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا رد بھی کیا (دیکھیں اُشعریت نے کس طریقے سے جڑیں کی ہوئی تھیں)، پھر انہوں نے بھی رد کیا اور ایک بڑی سی دراڑ پیدا ہو گئی ان علماء کے بیچ میں۔

ایک طرف غزنوی خاندان کے علماء اہل حدیث سلفی علماء معروف ہیں، عبد الحق غزنوی ہیں، عبد الواحد غزنوی ہیں، عبد الجبار غزنوی وغیرہ ایک طرف تھے اور دوسری طرف فضیلۃ الشیخ ثناء اللہ امرتسری تھے (رحمۃ اللہ علیہم)۔ حج کے

موقعے پر (الامام الملک عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعود رحمہ اللہ کے زمانے کی بات ہے) حج پر آئے تو غزنوی خاندان کے علماء نے اب جو اردو میں رَد تھا چالیس غلطیاں نکالی تھیں ان کو عربی میں لکھا اور یہ بات جو ہے الامام جلالۃ الملک عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچی، انہیں دیکھ کر تعجب ہوا کیونکہ فضیلۃ الشیخ ثناءاللہ کو قریب سے جانتے تھے اور جانتے تھے کہ بڑے عالم ہیں انڈیا کے تو بڑا دکھ ہوا ان کو کہ اتنے بڑے عالم ہیں اتنی بڑی غلطی ہو گئی ہے! تو انہوں نے دونوں کو بلایا اور ان کا صلح نامہ ہوا۔ بڑا پیارا صلح نامہ ہوا دیکھیں کس طریقے سے ہوا! یعنی تقریباً یہ بات ہے سن 1344 ہجری کی 1927 عیسوی غالباً (1927ء کی بات ہے)۔ تو الملک عبدالعزیز آل سعود رحمہ اللہ نے دونوں فریقین کو بلایا اور جو سعودی عرب کے کبار علماء تھے وہ بھی اس مجلس میں موجود تھے اور دونوں کی آپس میں وہاں پر ڈبیٹ (debate) ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے فضیلۃ الشیخ العلامہ ثناءاللہ امرتسری نے حق کی طرف رجوع کیا اپنے باطل کو چھوڑ دیا، جو بھی باطل نظریات تھے ان سے توبہ کر لی۔ میں آپ کو صرف یہاں پر چند باتیں جو ہیں بیان کرتا ہوں پھر مسودہ لکھا گیا اس زمانے میں وہ مسودہ پڑھ کر سناتا ہوں تھوڑا سا کہ اس میں کیا لکھا گیا:

"بسم الله الرحمن الرحيم، فی المجلس الشريف المعقود على يد الإمام عبد العزيز بن سعود قد حضر الشيخ مولوي ثناء الله وحضر الشيخ عبد الواحد الغزنوي" (اس مجلس شریف میں جس کا انعقاد کیا گیا امام عبدالعزیز بن سعود یعنی آل سعود رحمہ اللہ کے سامنے اور حاضر تھے الشیخ مولوی ثناءاللہ اور حضرا الشیخ عبدالواحد الغزنوی دوسری طرف) "فطلب كل منهما إلى الإمام ،أيده الله، أن ينظر فيما كان بينهما من النزاع" (تو دونوں میں جو نزاع تھا کیا تھا وہ سامنے رکھا گیا) "بحضرة جماعة من العلماء" (اور علماء کی ایک جماعت بھی موجود تھی ان دونوں کے بیچ میں جو سعودی عرب میں موجود تھے) "وقد حصل الاتفاق" (اور اتفاق ہوا) "فيما قالوه" (جو انہوں نے کہا) "على أن الشيخ ثناء الله قد رجع عما كان كتبه في تفسيره عن تأويل الإستواء وما في معنى ذلك من آيات الصفات الذي تبع فيه المتكلمين" (اور اس چیز پر اتفاق ہوا کہ فضیلۃ الشیخ ثناءاللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے اس وقت اپنے اُن نظریات سے رجوع کر لیا اور توبہ کر لی جن نظریات کو اپنی تفسیر میں لکھا تھا جن میں استواء کی تاویل تھی (کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی نہیں ہے اس کی تاویل تھی) اور اس معنی میں جو آیات الصفات کی بھی تاویل کی جس میں انہوں نے متکلمین کی اتباع کی تھی (یعنی اَشاعرہ، ماتریدیہ وغیرہ جو اہل الکلام والے ہیں)) "واتبع ما قاله السلف في هذا الباب" (اور جو کچھ سلف کے اقوال تھے اس موضوع کے تعلق سے (یعنی

استوائ اور اسماء وصفات کے باب میں جو سلف کے اقوال تھے) ان کی اتباع کی ہے فضیلۃ الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے)) ”وأقر“ (اور اقرار کیا)”بأنه هو الحق بلا ريب“ (اور یہ جو سلف کے اقوال ہیں یہی حق ہیں اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے)”والتزم“ (اور یہ بھی انہوں نے التزام کیا)”أن يكتب ذلك في تفسيره“ (کہ وہ اپنی تفسیر میں جو بھی غلطیاں تھیں ان کی نشاندہی کر کے دوبارہ ان کی تصحیح کر لیں)”وأما الشيخ عبد الواحد الغزنوي“ (اور دوسری طرف شیخ الواحد غزنوی)”ومن معه“ (جواُن کے ساتھ ہیں)”ممن كان قد تكلم في حق الشيخ ثناء الله“ (جنہوں نے شیخ ثناءاللہ کے خلاف باتیں کی تھیں)”مما يوجب الطعن عليه“ (جواُن کے خلاف طعن اور بُرا بھلا کہا گیا)”فإنهم يرجعون عنه“ (وہ رجوع کرتے ہیں ہر اس طعن سے جو انہوں نے شیخ صاحب کے خلاف کیا تھا)”وأن يحرقوا الأربعين التي كتبوها في حقه“ (اور انہوں نے جو کتاب کا نام اَربعین رکھ دیا تھا اب اس کتاب کو بھی جلادیں گے جو انہوں نے شیخ صاحب کے خلاف لکھی)”ويرجع كل منهما إلى تجديد عقد الأخوة واجتناب ما ينافي ذلك“ (اور دونوں واپس آئیں گے اور جو تجدید عقد الأخوۃ بھائی چارگی پہلے تھی ان دونوں کے بیچ میں جب صحیح منہج پر تھے ایک شیخ سے غلطی ہوئی اب وہ رجوع کر چکے ہیں غلطی سے توبہ کر چکے ہیں اب دونوں اس بھائی چارگی کی طرف واپس آئیں اور ہر اس چیز کو چھوڑ دیں اس سے اجتناب کریں جو اس کے منافی ہے)”حصل القرار على ذلك“ (اور اس پر اقرار ہوا اس بات پر)”وتبايعوا عليه“(اور اس پر بیعت بھی کی)”على يد الإمام“ (امام الملک عبدالعزیز آل سعود رحمہ اللہ کے ہاتھوں)”والعلماء الموقعين عليه“ (اور وہ علماء جو دستخط کر رہے ہیں اس معاہدے پر یا عقد پر)”والحمد لله على التوفيق“ (اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء ہے توفیق پر)”وهو حسبنا ونعم الوكيل، وصلى الله على محمد وآله وصحبه وسلم“۔

یہ مسودہ تھا جو لکھا گیا ہے اس زمانے میں اگر اس کی میں تشریح کرتا ہوں تو پورا وقت ادھر ہی لگ جائے گا سمجھدار کو اشارہ کافی ہے لیکن ایک ہمیں سبق ملنا چاہیے کہ غلط لوگوں سے علم حاصل کرنا کتنا خطرناک اور خوف ناک ہے ایک عالم ہیں اپنے زمانے کے لیکن علم کی بنیاد غلط تھی کتنی بڑی غلطی ہوئی ہے!

دوسری طرف یہ بھی سبق ملتا ہے کہ غلطی کرنے والا کوئی بھی ہو غلطی کا رد کیا جاتا ہے یہ حق ہے سیکھیں ذرا علماء سے، کبھی بھی حق کو نظر انداز نہیں کیا جاتا یہ نہیں کہ ہمارے عالم ہیں غلطی کرتے ہیں تو ہم خاموشی اختیار کریں۔

اور تیسری بات یہ دیکھیں کہ علمائے حق ہمیشہ حق کے متلاشی ہوتے ہیں۔

اللہ کی قسم شیخ صاحب کی عزت اور عظمت میں اضافہ ہوا کہ نہیں؟ان کا درجہ مزید بلند ہوا کہ نہیں؟ کس نے کہا ہے کہ اگر آپ حق کی طرف رجوع کرتے ہیں تو لوگ کہیں گے کہ یہ تو بے وقوف ہے یہ احمق ہے؟! احمق اور بے وقوف وہ لوگ ہیں جو یہ سمجھتے ہیں اگر ہم حق کی طرف رجوع کریں گے تو ہم پھر عالم نہیں رہیں گے یا ہماری شان میں کوئی کمی ہو جائے گی۔ بھئی ہماری شان ہماری حیثیت ہے ہی کیا اس دین کے بغیر ہم کیا ہیں؟! حق کے بغیر ہم ہیں کیا ہماری قیمت کیا ہے قدر کیا ہے ہماری؟

اور یہ بھی ہمیں سبق ملتا ہے کہ سعودی عرب کے ملوک، حکام اور علماء(رحم الله من مات منهم و حفظ الله الأحياء منهم) دیکھیں کس طریقے سے پوری امت کا درد رکھتے ہیں۔ اب جھگڑا انڈیا میں ہوا ہے علماء کا جب علم ہوتا ہے بلاتے ہیں اور خود اپنی مجلس میں! اپنے زمانے کے بادشاہ ہیں کس کے پاس فرصت ہوتی ہے وقت ہوتا ہے لیکن کیونکہ اہل حق ہیں، سلفی ہیں اہل سنت والجماعت ہیں ہم سب ایک جان ہیں۔

اور یاد رکھیں یہ بھی بہت بڑی غلط افواہ پھیلائی جا رہی ہے کہ آج کی جنگ جو یمن میں ہو رہی ہے یا جو پاکستان میں ہو رہی ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ یمن کی جنگ ہے ہماری جنگ نہیں ہے۔ یہ پاکستان کی جنگ ہے ہماری جنگ نہیں ہے۔ نہیں واللہ! یہ دین اسلام کی جنگ ہے، جو توحید اور سنت اور سلف کا دشمن ہے وہ اسلام کا دشمن ہے صرف مٹی کا دشمن ہمارا دشمن نہیں ہے، صرف ملک کا دشمن ہمارا دشمن نہیں ہے یاد رکھیں، اصل دشمن وہ ہے جو ہمارے دین کا دشمن ہے اور دین کا دشمن وہ ہے جو توحید کا دشمن ہے جو سنت کا دشمن ہے جو منہج سلف کا دشمن ہے۔

آج بھی دیکھتے ہیں (الحمد للہ) خادم حرمین و شریفین ملک سلمان بن عبد العزیز آل سعود حفظہ اللہ نے کس طریقے سے قدم بڑھایا ہے اور امت ساتھ کھڑی ہے کہ نہیں؟ الحمد للہ۔ اور اُس زمانے میں دیکھیں علماء میں آپس میں جھگڑا ہوا ہے لیکن کیونکہ حق پر تھے غلطی ہو جاتی ہے اور یہ بھی نہیں کہ غلطی کو نظر انداز کیا گیا لیکن حکمت دیکھیں میں اگر آپ کو خط سناؤں جو ملک عبد العزیز رحمہ اللہ نے خود لکھا شیخ ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ ایک بادشاہ ایسے خط لکھتا ہے! نرمی کے الفاظ پیار بھرے الفاظ لکھے ہیں تاکہ وہ آمادہ تو ہو بات سننے پر اور وہ آئے پھر اپنے سامنے مجلس میں (یہ نہیں کہ کسی وزیر کو بھیج دیتے کسی مشیر کو بھیج دیتے، نہیں!) وہ خود بیٹھے اپنے سامنے علماء کو بلایا ڈبیٹ (debate) ہوئی مناظرہ ہوا اور اس وقت تک رہا جب تک کہ حق کی طرف دونوں فریقین واپس نہیں آئے، جو حق پر

تھا وہ حق پر باقی رہا جو باطل پر تھا وہ حق کی طرف آیا۔امت کو اس طریقے سے جوڑا جاتا ہے یہ نہیں کہ بس سب ایک ساتھ مل جاؤ چھوٹی موٹی غلطیاں ہمارے بیچ میں ہیں سب دور ہو جائیں گی کافر ہمارا دشمن ہمارے سامنے ہمارے دروازے پر ہے ہم سب ایک ہیں ہماری چھوٹی موٹی غلطیاں ہیں نظر انداز کر دیں۔

نظر انداز کر دیں! نہیں واللہ! باطل والا باطل کو چھوڑتا نہیں، بدعت والا بدعت کو چھوڑتا نہیں، اور اہل حق اہل سنت کو کہا جاتا ہے کہ تم حق سنت کو چھوڑ دو اور ان سے ہاتھ ملا لو۔ واللہ ذلت کے سوار سوائی کے سوا کچھ ملے گا نہیں! عزت چاہتے ہو یہی ایک راستہ ہے۔

اور یہ بھی ہمیں ایک سبق ملتا ہے کہ انڈیا کے اور پاکستان کے اور ساری دنیا کے جو اہل حدیث علماء ہیں جو منہج سلف پر قائم ہیں وہ علماء ہیں جہابذہ ہیں حکمت والے ہیں علم والے ہیں ہماری سر آنکھوں پر ہیں، اور جو ان کی مخالفت کرنے والے ہیں منہج سلف کے خلاف چلنے والے ہیں کوئی اور راستہ اختیار کر چکے ہیں یا اہل بدعت کے ساتھ دوستی کر چکے ہیں یا اہل بدعت کو بُرا بھلا نہیں کہتے باطل کو باطل نہیں کہتے، بعض شرماتے ہیں اور بعض کتراتے ہیں اور بعض پتہ نہیں کیوں نہیں کرتے، دیکھ لیں غزنوی خاندان کے علماء نے خاموشی اختیار نہیں کی، لوگوں نے کہا فتنہ چاہتے ہو! جو حق کی طرف بلاتا ہے وہ فتنہ چاہتا ہے یا جو ہٹ دھرم ہے وہ فتنہ چاہتا ہے؟! اور نتیجہ کیا نکلا حق باقی رہا کہ نہ رہا؟ اتفاق اسی پر حق پر ہوا کہ نہ ہوا؟

آج عجب بات دیکھیں اور واللہ اگر اِن اہل حدیث علماء جو آج بھی زندہ موجود ہیں پتہ نہیں کس کونے میں چھپے ہوئے ہیں بے چارے! میں اس لیے بے چارا کہتا ہوں کہ آج دعوۃ سینٹر کھل گئے ہیں بہت سارے اور نئے نئے لوگ واللہ جن کو دین کی بنیاد کا کلمۂ توحید کی بنیاد کا علم نہیں ہے ہزاروں لاکھوں لوگوں میں دعوت دے رہے ہیں اُن سے میں نے گزارش کی ہے کہ علماء کے پاس جا کر علم حاصل کرو لوگوں نے کہا تم ان کو عالم تسلیم کیوں نہیں کرتے ہو؟! میں کیسے تسلیم کروں جس کے پاس علم کی بنیاد ہی نہیں ہے تم تسلیم تو کر سکتے ہو جاہل لوگ!

یہ اصل علماء تھے اپنے زمانے کے اور وہ اہل حدیث عالم جو ان کے نقش قدم پر چلنے والا ہے آج بھی وہ ہمارے نزدیک عالم ہے وہ حق پر ہے ان کی پیروی کی جائے ان سے علم حاصل کیا جائے۔اور جو بعض صوفیوں میں شامل ہو گئے ہیں بعض داعش کو بہتر سمجھتے ہیں، بعض اخوانیت حزبیت کا راستہ اختیار کر چکے ہیں، بعض تراثی ہیں تراث کے ساتھ تعاون کرتے ہیں، یہ سارے باطل پر ہیں بات تلخ ہے لیکن حق ہے۔

اہل حدیث ٹائٹل کافی نہیں ہے اپنے آپ کو درست کریں اور ان علماء کے نقش قدم پر چلیں جو منہج السلف پر قائم تھے اور سلفیت کو انڈیا میں پھیلایا ہے اہل حدیثیت کی بنیاد رکھی ہے۔آج اگر وہی زمانہ چاہتے ہو عزت والا اہل حدیثیت کا وہی زمانہ سلفیت کا وہی زمانہ چاہتے ہو جو ان عظیم علماء کے زمانے میں تھا تو آپ کو وہی راستہ اختیار کرنا پڑے گا ان کے نقش قدم پر چلنا پڑے گا۔

واپس آتے ہیں "ومثال آخر" (شیخ صاحب فرماتے ہیں دوسری مثال بھی دیتے ہیں شیخ صاحب (فضیلۃ الشیخ العلامہ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ دوسری مثال دیتے ہیں)) "كان أول داعية في السودان إلى السلفية" ((انڈیا سے اب سوڈان کی طرف شیخ صاحب جارہے ہے) سب سے پہلے سلفیت کی طرف داعی سوڈان میں) "في هذا العصر" (اس زمانے میں) "الشيخ حسونة" (شیخ حسونہ تھے) "وكان مضرب المثل في الصبر والحلم والحكمة" (جس کی مثال دی جاتی صبر میں، حلم میں، بردباری اور حکمت میں) "يدعو إلى الله بنشاط" (بڑے جوش و خروش سے اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے) "في المساجد" (مساجد میں) "وغيرها" (اور مساجد کے علاوہ بھی) "فيهجم عليه أهل البدع فيضربونه" (اہل بدعت اُن پر حملہ کرتے اور مارتے پیٹتے) "ضرباً شديداً" (شدید طریقے سے مارتے رہتے) "حتى يعتقدوا أنه مات" (مار مار کر بے ہوش جاتے شیخ صاحب یہ مارنے والے یہ سمجھتے کہ مر گئے ہیں چھوڑ دیتے (اتنا مارتے!)) "فيسحبونه برجله" (پاؤں سے کھینچ کر) "ثم يرمونه خارج المسجد" (مسجد کے باہر پھینک دیتے)۔ شیخ صاحب مسجد میں درس دے رہے ہیں توحید کا سنت کا منہج سلف کا، یہ ظالم لوگ آتے ہیں شیخ صاحب کو مارتے ہیں جاہل ہیں، بدعتی ہیں اتنا مارتے ہیں کہ شیخ صاحب بے ہوش جاتے ہیں، جب وہ دیکھتے کہ کوئی حرکت نہیں ہے مر گیا ہے یہ سمجھتے کہ مر چکا ہے پاؤں سے کھینچ کر مسجد سے باہر پھینک دیتے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں "فإذا أفاق" (جب ہوش میں آتے) "فأول ما يفاجئ الناس بالابتسامات" (سب سے پہلے مسکراتے اور لوگ تعجب سے دیکھتے (سبحان اللہ)) "لا السب، ولا التسخط" (نہ گالی کسی کو دیتے نہ بُرا بھلا کہتے) "ولا يحقد على أحد" (اور کسی پر حقد بھی نہیں کرتے (دل میں کوئی کینہ بھی نہیں رکھتے)) "ولا ينتقم" (اور نہ انتقام لیتے) "ولا شيء" (اور نہ اس طریقے سے کچھ کرتے) "فدخل ناس كثير بسبب هذه الأخلاق في الدعوة السلفية" ((اس کے

نتیجے میں کیا ہوا؟) بہت سارے لوگ دعوۃ السلفیۃ میں داخل ہو گئے اور سلفی ہو گئے)۔ وجہ کیا تھی؟ "هذه الأخلاق" یہ اخلاق ہیں۔

"ومرة أخرى" (اور کسی اور وقت میں) "ركبوا في قطار" (ٹرین میں شیخ صاحب نے سفر کیا) "فكانت صلاة المغرب أو العشاء" (مغرب یا عشاء کا وقت تھا) "وصلى بالناس بقراءة حلوة جداً" (لوگوں کو نماز پڑھائی خوبصورت قرأت سے (بڑی اچھی قرأت تھی)) "أعجبوا بها" (لوگوں کو بہت اچھا لگا) "فقالوا، من صلى بكم؟" (تو لوگوں نے پوچھا کس نے نماز تمہیں پڑھائی؟) "قال، أنا" (شیخ صاحب نے فرمایا کہ میں نے تمہیں نماز پڑھائی) "فوثبوا عليه فضربوه ضرباً شديداً حتى أغمي عليه" (پھر شیخ صاحب کو مارا یہاں تک کہ شیخ صاحب بے ہوش ہو گئے) "وكعادته" (جیسی کہ شیخ صاحب کی عادت تھی) "إذا أفاق فأول ما يفاجئ الناس بالابتسامات الرضية" (جب ہوش میں آئے تو مسکراہٹ سے لوگوں کا سامنا کیا)۔

"الشاهد"، یہ شاہد ہے اس سوال کے اس خوبصورت اور عظیم جواب کے آخر میں شیخ صاحب فرماتے ہیں "الشاهد" (شاہد یہ ہے ان قصوں سے) "يجب" (یہ واجب ہے) "أن يكون عندكم شيء من الحكمة والحلم والصبر والقصد الطيب، بارك الله فيكم" (یہ واجب ہے کہ تمہارے پاس (ہمارے پاس یہ طلاب علم سنیں)) "شيء" (کچھ ہونا چاہیے)۔ کس چیز سے؟ "من الحكمة والحلم والصبر والقصد الطيب" (اچھی نیت بھی ہونی چاہیے بنیاد ہے) "بارك الله فيكم ـ والله" (اللہ کی قسم) "بالأخلاق الحكيمة" (اچھے اور حکمت والے اخلاق کے ساتھ) "بالحلم" (بردباری کے ساتھ) "يقبل الناس على دعوتك" (لوگ آپ کی دعوت قبول کریں گے اور داخل بھی ہوں گے) "وإن كان ما عندكم إلا الجفاء والشدة" (اور اگر تمہارے پاس صرف جفاء اور شدت ہوتی یا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) ﴿وَلَوۡ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ ٱلۡقَلۡبِ لَٱنفَضُّواْ مِنۡ حَوۡلِكَ﴾ (آل عمران:159) (اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر آپ بھی سختی سے اور جفاء سے کام لیتے) ﴿غَلِيظَ ٱلۡقَلۡبِ﴾ (اور دل میں سخت ہوتے) ﴿لَٱنفَضُّواْ مِنۡ حَوۡلِكَ﴾ (تو یہ لوگ بھی جو تمہارے ارد گرد ہیں تم سے دوری اختیار کر لیتے)۔

"يا إخوة" (اے بھائیو)"بارك الله فيكم، بعض إخواننا" (ہمارے بعض بھائیوں میں)"عنده شدة زائدة" (بہت ہی زیادہ شدت ہے سختی ہے)"التي تخرج الناس من السلفية" (جو لوگوں کو سلفیت سے خارج کر دیتے ہیں(اتنے سخت ہیں !))"ما تدخل أحد" (کسی کو سلفیت میں داخل نہیں کرتی یہ شدت)"هذا موجود الآن" (یہ آج موجود ہے بعض لوگوں میں)"هؤلاء المطاردين" (یہ لوگ جو پیچھے بھاگنے والے ہیں لوگوں کا پیچھا کرنے والے ہیں)"عليهم أن يتوبوا إلى الله عزّ وجل" (ان کو چاہیے کہ وہ توبہ کریں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں انابت کریں)"وأن يُحسّنوا أخلاقهم" (اور وہ اپنے اخلاق کو اچھا کریں)"وأن يكونوا هداة إلى الله عز وجل" (اور ان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف ہدایت دینے والے بنیں)"بارك الله فيكم، عليكم بهذه الأخلاق" (ان اخلاق کو مضبوطی سے تھامو)"واتركوا التركيز على الهجر" (اور ہجر پر زیادہ بائیکاٹ پر زیادہ دھیان مت دو)"الهجر مشروع"(ہجر تو مشروع ہے (لاتعلقی اہل بدعت سے اور بائیکاٹ تو مشروع ہے))"ولكن عندما ينفذ الصبر والحلم بارك الله فيكم"(لیکن کب ہجر کیا جاتا ہے؟ جب صبر اور حلم ختم ہو جاتا ہے)"فعليكم بترغيب الناس في الخير وإدخالهم فيه"(تمہیں چاہیے یعنی تمہارے اوپر واجب ہے کہ لوگوں کو خیر میں ترغیب دو اور اس میں یعنی خیر میں داخل کرو)"انتهى" (یہاں پر شیخ صاحب کا جواب ختم ہوا)۔

المصدر نوٹ کر لیں (ریفرنس(reference)حوالہ نوٹ کر لیں)،"محاضرة بعنوان"ایک لیکچر تھا جو شیخ صاحب نے دیا جس کا عنوان"إِنَّ اللهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا"اس حدیث کی شرح میں شیخ صاحب نے ایک لیکچر دیا اور یہ پرنٹنگ کی شکل میں بھی کتاب کی شکل میں بھی موجود ہے صفحہ نمبر 38 میں اس سوال کا شیخ صاحب نے جواب دیا اور جس کو مزید دیکھنا ہے تو سحاب(Sahab)ویب سائٹ میں جا کر شیخ صاحب کا یہ جواب دیکھ سکتا ہے۔

آخر میں خلاصہ:

1- یہ جو بھی نصیحت ہے شیخ صاحب کی یہ اُن بدعتیوں کے تعلق سے ہے جو عوام ہیں اور جاہل ہیں جو اُن کے کبار مبتدعین ہیں جیسا کہ شروع میں میں نے عرض کیا ان سے ہجر کیا جاتا ہے۔ یہ نرمی، یہ حلم، یہ بردباری، یہ حکمت کس کے لیے ہے؟ عوام جاہل لوگوں کے لیے ہے۔

2-کون کرے گا؟ علماء اور طلاب علم (علم والے)، عوام نہیں کیونکہ عوام تو خود جاہل ہیں۔اب جاہل جاہل کے ساتھ مل کر نصیحت کرے گا خود جہالت لے لے گا یا نہیں؟ جہالت دے گا جہالت لے گا۔ نتیجہ کیا ہوگا جہالت کا خاتمہ یا ڈبل جہالت؟(سبحان اللہ)۔اس لیے بعض لوگوں نے یہ غلط سمجھا ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ بس یعنی دونوں طرف دیکھیں ایکسٹریمز(extremes)ہیں افراط اور تفریط ہے۔

بعض لوگ بائیکاٹ میں ہجر میں غلو کرتے ہیں، بعض لوگ ہجر نہ کرنے میں غلو کرتے ہیں۔اہل بدعت کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، رہن سہن، خود بدعت قبول کررہے ہیں بچے بھی بدعتی بن رہے ہیں ان کو پرواہ ہی نہیں ہے۔کیوں؟ شیخ صاحب تو منع کرتے ہیں ناہجر سے۔وہ کسے منع کر رہے ہیں عقل سے کام لو ذرا! یہ اہل علم طلاب علم کے لیے ہے جو نصیحت دے سکتے ہیں اور سمجھا سکتے ہیں۔

3-تیسرے نمبر پر "الاخلاق الحسنة" عدل وانصاف، علم، بردباری یہ سب کے لیے ہے، یہ نہیں کہ اگر کوئی بدعتی ہے تو اس کے ساتھ ناانصافی کریں۔ایک بدعتی ہے کبار مبتدعین میں سے ناانصافی نہیں کی جاتی اس کے ساتھ بھی عدل و انصاف کیا جاتا ہے اور اخلاق حسنہ سب کے لیے ہوتا ہے (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (34: کن سلفیاً علی الجادة) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔